از عدالتِ عظمیٰ

موہن

بنام

شریمتی آنندی ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1996

این پی سنگھ اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908-دفعہ 11-امر فیصل شدہ-پہلے کی کارروائی میں اصل تنقیح یہ تھا کہ آیا جائیداد متدعویہ کو منضبط کیا جائے یا نہیں-بعد کی کارروائی میں سوال یہ تھا کہ آیا حبہ نامہ درست اور پابند تھا-پہلے کی کارروائی میں حبہ نامہ کی جوازیت براہ راست اور کافی حد تک مسئلہ میں نہیں تھی-قرار پایا کہ، اس سے پہلے کا نتیجہ بعد کی کارروائی میں امر فیصل شدہ کے طور پر کام نہیں کرے گا۔

بی اور اس کی بیوی نے جائیداد کے اصل مالکان، جواب دہندگان کو حبہ نامہ کے ذریعے جائیداد دے دی۔ اس کے بعد، B نے جائیداد اپیل کنندہ کو فروخت کر دی۔ جیسا کہ اپیل کنندہ نے حق کا دعوی کیا، جواب دہندگان نے اپنے حق کے اعلان اور جائیداد متدعویہ کے قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔

اپیل کنندہ نے تین دیگر شریک مدعیوں کے ساتھ مل کر مقدمہ جائیداد متدعویہ کے فیصلے سے پہلے ضبطی کی درخواست کے ساتھ بی کے خلاف 506 روپے یعنی فروخت کی آمدنی کی وصولی کے لیے دیوانی مقدمہ (نمبر 42A، سال 1951) دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے ابتدائی طور پر درخواست کی اجازت دی، لیکن فریقین کو سننے کے بعد ضبطی اٹھائی۔ اپیل کنندہ اور اس کے شریک مدعیوں نے مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 کے ذریعے ایک آزاد دیوانی مقدمہ دائر کر کے اس حکم کو چیلنج کیا۔ دریں اثنا، مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 کو B کے خلاف منظور کیا گیا۔ اس حکم کے خلاف، B نے اپیل کی، لیکن صرف اپیل کنندہ کے خلاف، حالانکہ تین دیگر شریک مدعی تھے۔ اپیل کی اجازت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس تبصرے کے ساتھ دی گئی کہ وہ دستاویزات جن کی بنیاد پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔ نتیجتاً، دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1951 میں منظور شدہ ڈگری کے نفاذ میں جائیداد کو منضبط کرنے کا اپیل کنندہ کا حق مکمل طور پر ختم ہو گیا اور اسی کے مطابق منضبط کرنے کے لیے دیوانی مقدمہ نمبر 42A کو بھی خارج کر دیا گیا۔

اپیل کنندہ نے تین دیگر شریک مدعیوں کی جگہ خود کو تبدیل کرتے ہوئے، جن کے حق میں مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 میں ڈگری منظور کی گئی تھی، اب بھی برقرار ہے، دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 میں ڈگری کے خلاف اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں کارروائی جاری رکھی۔ دعوے کی جائیداد متدعویہ کو منضبط کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ دیوانی اپیل میں فیصلہ موجودہ معاملے میں امر فیصل شدہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ ٹرائل کورٹ نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ پہلی اپیلٹ عدالت اور پھر عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا۔ اس سے نالاں ہو کر، اپیل کنندہ نے اس اپیل کو ترجیح دی تھی۔

اس اپیل کو خارج کرتے ہوئے عدالت نے

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں اصل مسئلہ یہ تھا کہ آیا جائیداد متدعویہ کو منضبط کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ہبہ نامہ کی صداقت براہ راست اور کافی حد تک جاری نہیں تھی، جس کا فیصلہ موجودہ مقدمے میں کیا جانا تھا۔ لہذا دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 کا فیصلہ عدالتی فیصلہ کے طور پر کام نہیں کرے گا۔

2. اپیل کنندہ کو تین ماہ کے اندر زمین متدعویہ کا خالی قبضہ حوالے کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو جواب دہندگان اپنے منافع سمیت ڈگری پر عمل درآمد کرنے کے حقدار ہوں گے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1994، سال 1987۔

ایس اے نمبر 275، سال 1977 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 16/22.8.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کے لیے وی اے بوبڈے اور اے کے سنگھی۔

جواب دہندگان کے لیے ایس وی تمبویکر (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ کے وینکٹا سوامی، جسٹس نے سنایا۔

اپیل گزاروں کے فاضل سینئر وکیل شری وی اے بوبڈے نے اس اپیل میں جو واحد سوال اٹھایا تھا وہ یہ تھا کہ کیا موجودہ مقدمہ جس سے یہ دیوانی اپیل اٹھتی ہے، امر فیصل شدہ کے اصولوں سے متاثر ہوا تھا۔ ہم فوری طور پر اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ اس معاملے پر ٹرائل کورٹ، پہلی اپیلٹ کورٹ اور عدالت عالیہ نے بیک وقت پایا ہے کہ مقدمہ امر فیصل شدہ کے اصول سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ بہر حال، فاضل سینئر وکیل نے اس معاملے پر سختی سے بحث کی تاکہ ہمیں یہ ماننے پر آمادہ کیا جا سکے کہ موجودہ مقدمہ امر فیصل شدہ کے اصول سے روک دیا گیا ہے۔

اس معاملے کی تفصیلات میں جانے سے پہلے، ہم اس بات کی نشاندہی کرنا چاہیں گے کہ قانونی چارہ جوئی کے پہلے دور پر یہ مقدمہ دیوانی اپیل نمبر 473، سال 1966 میں اس عدالت کے سامنے آیا جب اس عدالت نے 3.3.1971 کے فیصلے کے ذریعے مقدمے کو واپس کیا۔ ٹرائل کورٹ کو امر فیصل شدہ سے متعلق معاملے پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کے لیے۔ ٹرائل کورٹ نے واپسی کے بعد منفی میں اس معاملے پر غور کیا اور فیصلہ کیا۔ پہلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا۔ اس سے نالاں ہو کر، اپیل کنندہ نے اس اپیل کو عدالت عظمیٰ میں پیش کیا ہے۔

امر فیصل شدہ کا مسئلہ یہاں جواب دہندگان کے حق میں ایک بھیوا (جواب دہندگان کے والد) کے ذریعہ انجام دیئے گئے 2.5.1951 کے حبہ نامہ کی قانونی حیثیت، جواز اور پابند نوعیت سے متعلق ہے۔

متعلقہ اور مختصر حالات جن کے تحت موجودہ اپیل دائر کی گئی تھی، اب نوٹ کی جا سکتی ہے:

بھیوا جائیداد متدعویہ کا اصل مالک تھا۔ وہ یہاں جواب دہندگان کے والد تھے۔ دیوانی اپیل نمبر 21A/1942 میں مذکورہ بھیوا اور اس کی بیوی مینڈری کے درمیان سمجھوتے کے نتیجے میں، مینڈری کو جائیداد متدعویہ کا چوتھائی حصہ ملا۔ دو حبہ ناموں کے تحت، اس نے وہ جائیداد اپنی دو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بیٹیوں کے حق میں دے دی تھی۔ جواب دہندگان 1 اور 2۔ مذکورہ بھیوا نے 23.8.51 پر تصدیق شدہ ایک حبہ نامہ کے ذریعے مدعاعلیہان کو جائیداد متدعویہ کا بقایا دیا۔ مذکورہ بھیوا نے جائیداد متدعویہ کو یہاں اپیل کنندہ کو 13.5.51 کے بیع نامہ کے ذریعے بھی فروخت کیا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ نے مذکورہ بیع نامہ کی تاریخ 13.5.51 کی بنیاد پر جائیداد متدعویہ کے حق کا دعوی کیا تھا، اس لیے جواب دہندگان موجودہ مقدمہ (نمبر 1951/ 46A) دائر کرنے کے پابند تھے تاکہ پورے جائیداد متدعویہ پر اپنے حق کا دعوی کیا جاسکے اور قبضے کی بازیابی کی جاسکے۔ ٹرائل کورٹ نے اپنے پہلے فیصلے میں فیصلہ دیا کہ بھیوا کی طرف سے انجام دیا گیا حبہ نامہ فریب آمیز تھا اور اس کے نتیجے میں یہاں اپیل کنندہ پر پابند نہیں تھا۔ تاہم، ٹرائل کورٹ نے جواب دہندگان کے حق میں ڈگری دی جہاں تک جواب دہندگان 1 اور 2 کو ان کی والدہ کی طرف سے دیئے گئے ایک چوتھے حصے کا تعلق ہے۔ مدعاعلیہان نے مکمل راحت نہ دینے کے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی اور اپیل کنندہ نے اس حد تک اعتراضات دائر کیے کہ وہ مقدمے میں ناکام رہا۔ نچلی اپیلٹ عدالت نے یہاں مدعاعلیہان کی طرف سے دائر اپیل کو خارج کر دیا اور اپیل کنندہ کے مختلف اعتراضات کی اجازت دی۔ نتیجے میں، مدعاعلیہان کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ مکمل طور پر اپیلٹ عدالت نے خارج کر دیا۔ اپیلٹ عدالت نے مقدمے کو خارج کرتے ہوئے پایا کہ 2.5.51 کا حبہ نامہ فریب آمیز اور قبل از تاریخ کا تھا۔ اس نے مزید موقف اختیار کیا کہ مقدمہ خود امر فیصل شدہ کے اصول سے روک دیا گیا تھا۔ نچلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے اور ڈگری سے نالاں، جواب دہندگان نے بمبئی عدالت عالیہ (ناگپور بنچ) میں دوسری اپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج نے مدعاعلیہان کی طرف سے دائر مقدمے کو خارج کرتے ہوئے اپیلٹ عدالت کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا اور اپنے مشاہدات کی روشنی میں معاملے کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے ٹرائل کورٹ کو بھیج دیا۔ جج نے فیصلے کے دوران پایا کہ نچلی عدالتیں حبہ نامہ کی فریب آمیزی کی نوعیت کے ساتھ ساتھ اس کی سابقہ تاریخ سے متعلق عرضی پر غور کرنے میں غلط ہوئیں۔ نتیجتاً، ان پہلوؤں کے نتائج کو ایک طرف رکھ دیا گیا۔ تاہم، چونکہ امر فیصل شدہ کی درخواست پہلی بار پہلی اپیلٹ عدالت میں لی گئی تھی، عدالت عالیہ نے فریقین کو استدعا میں ترمیم کرنے کی اجازت دینے کے بعد امر فیصل شدہ کے سوال پر جانے کے لیے معاملہ ٹرائل کورٹ کو بھیج دیا۔ عدالت عالیہ نے واضح کیا کہ فریقین کو حبہ نامہ مورخہ 2.5.51 کے سلسلے میں فریب آمیز، ملی بھگت اور قبل از تاریخ سے متعلق استدعاوں میں ترمیم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے نالاں ہو کر،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ نے اس عدالت میں دیوانی اپیل کو ترجیح دی جو کہ سی اے نمبر 66 / 473 ہے۔ اس دیوانی اپیل کو 3.7.71 کے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا تھا۔ اس عدالت نے عدالت عالیہ کے نتائج اور قرار داد کی تصدیق کی اور اس کے نتیجے میں اپیل کو خارج کر دیا۔ اس طرح یہ معاملہ امر فیصل شدہ سے متعلق معاملے پر عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے ایک بار ٹرائل کورٹ میں گیا۔ جیسا کہ واپسی کے بعد پہلے دیکھا گیا ہے کہ تینوں عدالتوں نے بیک وقت فیصلہ دیا ہے کہ امر فیصل شدہ کی عرضی یہاں اپیل گزار کے لیے دستیاب نہیں ہے۔

آیئے اب امر فیصل شدہ کے معاملے پر غور کرنے کے لیے متعلقہ حقائق کو مختصر طور پر پیش کرتے ہیں۔

اپیل کنندہ نے تین دیگران (شریک مدعیوں) کے ساتھ مل کر دیوانی مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 بھیوا کے خلاف 23.8.1951 پر 506 روپے کی وصولی کے لیے دائر کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس مقدمے میں فیصلہ 38 قاعدہ 5 کے تحت فیصلے سے پہلے ضبطی کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے ابتدائی طور پر اوپر بیان کردہ حبہ نامہ میں زیر بحث جائیداد کے فیصلے سے پہلے ضبطی کی درخواست کی اجازت دی۔ اس سے نالاں ہو کر، جواب دہندگان نے یہاں آرڈر 21 قاعدہ 58 کے تحت فیصلے سے پہلے منسلک کرنے کے لیے درخواست کو ترجیح دی اور ٹرائل کورٹ نے فریقین کو سننے کے بعد 28.9.1951 کے حکم کے ذریعے منضبط کیا۔

جب معاملہ اسی مرحلے پر تھا اور مقدمہ زیر التوا تھا، تو اپیل کنندہ نے تین دیگر افراد کے ساتھ ایک الگ دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 دائر کیا، جو آرڈر 21 قاعدہ 63 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت تھا (قبل اس کے کہ 1976 کے ایکٹ کے ذریعے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ترمیم کی گئی)۔ اس مقدمے میں دیوانی عدالت کے 28.9.1951 کے حکم کو چیلنج کیا گیا، جس کے ذریعے دیوانی مقدمہ نمبر 47-B، سال 1951 میں جوابدہندگان کی درخواست پر قرقی ختم کی گئی تھی۔ وہ دعویٰ یعنی۔ 47B، سال 1951 کو 30 ستمبر 1952 کو بھیوا کے خلاف تسلیم کیا گیا۔ مذکورہ بھیوا نے صرف اپیل کنندہ موہن کے خلاف اپیل کو ترجیح دی حالانکہ تین دیگر شریک مدعی تھے۔ اس اپیل کو دیوانی اپیل نمبر 64B، سال 1952 کے طور پر شمار کیا گیا تھا۔ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، بھنڈارا نے 27.2.1953 کے حکم کے ذریعے اپیل کو منظور کرتے ہوئے پایا کہ وہ دستاویز جس کی بنیاد پر اپیل کنندہ اور تین دیگر شریک مدعیوں نے دیوانی مقدمہ نمبر 1951 / 47-B دائر کیا تھا، دھوکہ دہی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے حاصل کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ جو مذکورہ اپیل میں مدعا علیہ تھا، نے اس اپیل کے حکم کو چیلنج نہیں کیا اور اس طرح اسے حتمی ہونے دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا اپیلٹ آرڈر کی روشنی میں اپیل کنندہ کو دیوانی مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 میں منظور شدہ ڈگری کے نفاذ میں جائیداد کو منسلک کرنے کے جو بھی حقوق یا تعلق تھا وہ مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل کنندہ کو اپنے طور پر دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں کارروائی جاری رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا جو آرڈر 21 قاعدہ 63 کے تحت دائر کیا گیا تھا اور اسے ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا تھا۔ اس مشکل سے نکلنے کے لیے ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے وہ ڈگری اپنائی جو اپنے تین شریک مدعیوں کے حق میں تھی اور دیوانی مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 میں منظور شدہ ڈگری میں ان کی جگہ خود کو تبدیل کر لیا اور اس بنیاد پر اس نے دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں دیوانی اپیل نمبر 4A سال 1956 میں اس ڈگری کے خلاف اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے کارروائی جاری رکھی۔ واضح رہے کہ دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 میں دائر کرنے اور آگے بڑھنے کا ان کا تسلسل ان کے اپنے حق میں نہیں تھا بلکہ اپنے شریک مدعیوں کے حقوق کے تفویض یا منتقلی کے طور پر تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس اپیل، 4A، سال 1956 میں، اس اثر پر ایک نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ خسرہ نمبر 54/472 اور 29/485 (اوپر مذکور حبہ نامہ میں زیر بحث جائیدادیں) میں 4.83 ایکڑ زمین منضبط کرنے کا حقدار تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی یہ دلیل ہے کہ دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 میں دیا گیا فیصلہ موجودہ مقدمے میں امر فیصل شدہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

عدالت عالیہ نے استدعاوں کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"مظہر نے دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں دعوے کی نقل کا جائزہ لیا ہے۔ میرے خیال میں اس مقدمے میں اصل مسئلہ یہ تھا کہ خسرہ نمبروں 54/472 اور 29/485 کے اندر 4.83 ایکڑ اراضی کو منسلک کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ میرے خیال میں، حبہ نامہ کی تاریخ 2.5.51 (نمائش P-3) کی صداقت براہ راست اور کافی حد تک مسئلہ میں نہیں تھی (زور دیا گیا تھا)۔ فیصلے سے پہلے منسلک کرنے کی درخواست کے ساتھ ساتھ دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں شکایت میں موہن کا زور اس بنیاد پر تھا کہ یہ بھیوا ہی تھا جس کے پاس خسرہ نمبر 54/472 اور 29/485 تھے۔ موہن نے بھیوا اور مینڈری کے درمیان تنازعہ کا بھی حوالہ دیا ہے اور زور دے کر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کہا ہے کہ مینڈری نے کبھی بھی متنازعہ زمین پر قبضہ نہیں کیا اور یہ صرف بھیوا ہی تھا جس کے پاس اس کا قبضہ تھا۔ انہوں نے بھیوا اور مینڈری کے درمیان مجموعہ ضابطہ فوجداری 245 کے تحت کارروائی کا بھی حوالہ دیا جو 3.2.1948 پر بھیوا کے حق میں ختم ہوئی۔ میرے خیال میں، یہ تمام بیانیے صرف اس بات پر زور دینے کے لیے ہیں کہ بھیوا پورے دعوے کی جائیداد متدعویہ کے قبضے میں تھا۔ ملکیت کا سوال اور حق کا سوال دو مختلف چیزیں ہیں (زور دیا گیا ہے)۔ انسان کسی جائیداد کا مالک ہو سکتا ہے اور پھر بھی اس کے پاس اس کا کوئی حق نہیں ہو سکتا۔ موہن کے معاملے کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ بھیوا پورے وقت زمین متدعویہ کے قبضے میں تھا، اس لیے وہ بھیوا کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد میں منضبطی کا ذمہ دار تھا۔ یہ دیوانی مقدمہ نمبر 42A، سال 1952 میں شکایت کے پیراگراف 8 سے بھی واضح ہو گا جو اس طرح پڑھتا ہے:

"28.9.1951 کے آرڈر کو منسوخ کرنے کا مقدمہ جو یہاں دائر کیا گیا ہے۔ مدعی پہلی تاریخ کو دیگر دستاویزات دائر کرے گا۔"

ہم عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا معقول نتیجے سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

مزید برآں، اپیل کنندہ کے وکیل نے دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 میں اپیل کے فیصلے میں ایک مشاہدے پر بہت زیادہ انحصار کیا جو مندرجہ ذیل ہے:

"فیصلہ کرنے کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا 4.83 ایکڑ کا تعلق بھیوا سے ہے اور مدعاعلیہ سے نہیں۔ مدعاعلیہان میں سے کوئی بھی 2.5.1951 کے حبہ نامہ کی بنیاد پر حق کا دعوی نہیں کرتا ہے۔ یہ حقائق واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ حبہ نامہ فرضی ہے۔ اسے مدعی کے دعوے کو دھوکہ دینے کے لیے عمل درآمد دی گئی ہو گی۔

اگر ہم مذکورہ بالا اقتباس کے آخری جملے کو الگ تھلگ پڑھتے ہیں جو اپیل کنندہ کے قابل وکیل دلیل کی حمایت کر سکتا ہے۔ تاہم، پیراگراف 14 میں اپیلٹ جج کے نتیجے کو جو فیصلے کا متعلقہ حصہ ہے، نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس حصے کا متن اس طرح ہے:

"14. مدعی اس استقرار یہ کے حقدار نہیں ہیں جس کا دعوی انہوں نے شکایت کے آخری پیراگراف میں کیا ہے کیونکہ ان کا مقدمہ آرڈر 21 قاعدہ 63 کے تحت ہے۔ تاہم، میں سمجھتا ہوں کہ انصاف کے مقصد سے، یہ بیان کیا جانا چاہیے کہ مذکورہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

زمین دیوانی مقدمہ نمبر 47B، سال 1951 میں ڈگری کے نفاذ میں منضبط اور فروخت کے لیے ذمہ دار ہے۔(زیر تاکید)"

اگر فیصلے کے اس حصے کو اوپر نکالے گئے پیرا 71 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تو ہم عدالت عالیہ کے اس نتیجے میں غلطی نہیں پا سکتے، یعنی کہ موجودہ مقدمے میں دیوانی اپیل نمبر 4A، سال 1956 کا فیصلہ امر فیصل شدہ کے طور پر کام نہیں کرے گا۔

مذکورہ بحث کے پیش نظر اور حقائق کی وضاحت کی روشنی میں، ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اس اپیل میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم، ہم فریقین کے طرز عمل سے محسوس کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ اس قانونی چارہ جوئی کا خاتمہ نہ ہو جو سال 1951 میں شروع ہوئی تھی اور اس سے پہلے کسی موقع پر اس عدالت میں آئی تھی۔ دونوں فریقوں کے بہترین مفاد میں اور مکمل انصاف کرنے کے لیے اور فریقین کے درمیان اس قانونی چارہ جوئی کو ختم کرنے کے لیے، اپیل کو خارج کرتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل حکم دیتے ہیں:

اپیل کنندہ اس تاریخ سے تین ماہ کے اندر زمین متدعویہ کا خالی قبضہ جواب دہندگان کے حوالے کرے گا اور اگر اپیل کنندہ تین ماہ کی مذکورہ بالا مقررہ مدت کے اندر پرامن طور پر خالی قبضہ جواب دہندگان کے حوالے کرتا ہے تو وہ اپنے منافع کے لیے ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو جواب دہندگان اپنے منافع سمیت ڈگری پر عمل درآمد کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document